قسط نمبر ۲

قرآنِ عظیم کی زبان

محمد خورشید (ہوسٹن ۔ امریکہ)

سورہ زمر میں یہی نکتہ پھر بڑے ہی سادہ اور دلنشیں انداز میں یوں بیان کر دیا۔

قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ (الزمر ۲۸)

قرآن، عربی زبان والا، جس سے کوئی ٹیڑھا مطلب نکالا ہی نہیں جا سکتا، اس مقصد کے لئے کہ شاید وہ تقویٰ اختیار کرنا چاہیں (تقویٰ: زندگی کا وہ طریقہ جو اللہ کے قوانین کے مطابق اور انکی حفاظت میں گذرے۔)

آج اگر ہم دُنیائے اسلام پر ایک غائر نظر بھی ڈالتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ مسلمانوں کی تین چوتھائی آبادی قرآن کو عجمی زبانوں میں سمجھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ آپ کے زیرِ نظر مضمون بھی اُردو زبان میں آپکے سامنے ہے، جو ایک عجمی زبان ہے۔ یہ نہ ہوگی تو فارسی، ترکی، روسی، انگریزی، یوگوسلاوی، چینی، ملائیشی، انڈونیشی، ہسپانوی، یا کوئی اور زبان ہوگی۔ اگر ہم صرف اپنی اپنی وطنی زبانوں ہی کے ذریعہ دین کو سمجھنے پر اکتفا کر لیں گے۔ تو فکری اتحاد کہاں سے اور کیسے پیدا ہوگا۔ وطن کا عفریت ہمیں کہاں لا کر بے دست و پا چھوڑ گیا ہے اُس کا اندازہ اُس خلفشار سے ہو سکتا ہے جو دُنیائے اسلام میں آج موجود ہے اور آئندہ بھی موجود رہے گا، جب تک وطنیت زندہ ہے۔

ایک اور زاویہ سے دُنیائے اسلام پر نظر ڈالیں گے تو نظر آئے گا کہ مسلمانوں کی اکثریت دو زبانی (Bilingual) ہے یعنی اردو اور انگریزی، پشتو اور فارسی، ہندی اور انگریزی، بنگلا اور انگریزی، فارسی

اور انگریزی ، روسی اور انگریزی ، چینی اور ویت نامی ، چینی اور جاپانی ، انڈونیشی اور ولندیزی ، ملائیشی اور انگریزی ، عربی اور فرانسیسی ، ولندیزی اور پرتگالی وغیرہ - لیکن مسلمانوں کی اس سے بڑی بھی کوئی کم نصیبی ہو سکتی ہے کہ بین الاقوامی سطح پر دو زبانیں ((Bilingual)) بولنے والی اُمت ہونے کے باوجود مسلمانوں نے صرف عجمی زبانوں کو دوسری زبانوں کے طور پر سیکھا ہے اور عربی کو سرے سے نظر انداز کر دیا ہے - اگر ہم مسلمان بننا چاہتے ہیں اور مسلمان رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں یہ انقلابی قدم اٹھانا پڑے گا کہ ہم سب ہمہ تن عربی کو دوسری یا تیسری زبان کے طور پر سیکھیں ، ابھی سے سیکھیں ، اور اپنے بچوں کو سکھانا شروع کریں تو مستقبل قریب میں ہم اس کے روح افزا نتائج دیکھنا شروع کر لیں گے ، لیکن اگر آئندہ بھی صرف عجمی زبانوں میں دو زبانا ((Bilingual)) ہونا ہمارا مطمح نظر رہا تو افتراق اور انتشار کی یہ خلیج نہ صرف بڑھتی جائے گی ، بلکہ ہمیں بھی لے ڈوبے گی -

اگر آپ میں سے کوئی قانون دان ہے یا قانونی زبان سے تھوڑی بہت شناسائی رکھتا ہے تو وہ وثوق سے کہہ سکتا ہے کہ انسانی قوانین کی زبان اتنی ثقیل ، اور ان کی عبارت اتنی دقیق ، اور انکے جملے اتنے بے ہنگم اور خشک ہوتے ہیں کہ اس زبان کو صرف وہی لوگ پڑھتے ہیں جو قانون کی ڈگری لینا چاہیں ، یا جنہیں قانون سے کچھ شدھ بدھ کی ضرورت ہو ، کوئی دوسرا پڑھتا ہے تو اُسے نیند آنے لگتی ہے - اس کے عین برخلاف قرآن مبین کو پڑھئے - چند سادہ ، انتہائی دلنشیں اور ایسے بے ساختہ انداز میں اللہ تعالےٰ نے آپ کے اور میرے لئے قانون مدوّن کیا ہے کہ اُسے جب پڑھیئے ، ایک نئی بالیدگی پیدا ہوتی ہے ، ایک نیا زاویہ سامنے آتا ہے ، ایک نئی اُمنگ پیدا ہوتی ہے ، شرط یہ ہے کہ آپ عربی زبان سمجھتے ہوں ، اور نہ بھی سمجھتے ہوں تو یہ صرف قرآن کریم ہی کا اعجاز ہے کہ آپ پھر بھی اُسے بار بار پڑھتے رہتے ہیں اور طبیعت اچاٹ نہیں ہوتی کیونکہ خالق کائنات چاہتا ہے کہ شائد اِس بار بار کی دہرائی میں کبھی تو آپ اُسے تدبّر اور تفکّر سے پڑھنے